S_1997_3_396_403

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

ہیرا مین

بنام۔

ریاست یو۔پی اور دیگران

8اگست 1997

ایس۔سی۔اگرال اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز

سروس کا قانون:

اتر پردیش ہارنیس رولز 1974 میں مرنے والے سرکاری ملازمین کے منحصر افراد کی بھرتی: ضابطے، 4، 5 اور 8 -رحم دلانہ تقرری- عام بھرتی کے قواعد میں نرمی- غالب اثر-منعقد کی حد، صرف عمر اور طریقہ کار کی ضرورت کے سلسلے میں غالب اثر-اہلیت کی توضیعات کو پورا کرنا ہے-امیدوار کا انٹرویو کرنے کے لیے اختیار مقرر کرنے کے لیے کھلا ہے۔قانونی دفعات پر غالب اثر دینے کے لیے اصول بنانے کے اختیار کا کوئی ارادہ نہیں- بھارت کا آئین، 1950: آرٹیکل 309۔

مدعا علیہ نمبر 4 جس کے والد کا انتقال ملازمت کے دوران ہوا، نے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کی درخواست کی۔اپیل کنندہ جو کلاس IV کے عہدے پر کام کر رہا تھا، اسے کلرک کے طور پر ترقی دی گئی اور مدعا علیہ نمبر 4 کو چپراسی مقرر کیا گیا۔مدعا علیہ نمبر 4 نے اپیل کنندہ کی ترقی کے حکم کو عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا اور دعوی کیا کہ اسے کلاس III کے عہدے پر مقرر کیا جانا چاہیے تھا۔عدالت عالیہ کے واحد جج نے اپیل کنندہ کی ترقی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور انتظامیہ کو کلرک کے عہدے پر مدعا علیہ نمبر 4 کو مقرر کرنے کی ہدایت کی۔ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل مسترد کر دی گئی۔اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ کلرک کا عہدہ، جو خالی ہو گیا تھا، پروموشنل کوٹے کا تھا جو کسی بیرونی شخص کے لیے دستیاب نہیں تھا اور اس لیے عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی ترقی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے سنگین غلطی کی۔

مدعا علیہ دلیل یہ تھی کہ ڈائنگ ان ہارنیس رولز 1974 ان عہدوں پر بھرتی سے متعلق دیگر تمام توضیعات ختم کرتا ہے جو یو پی پبلک سروس کمیشن کے دائرہ کار میں نہیں آتے ہیں اور اس وجہ سے اگر کلرک کا عہدہ پروموشنل کوٹے سے تعلق رکھتا ہے، تو مدعا علیہ نمبر۔4 کا اس پوسٹ پر قانونی حق تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1 عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے ترقی کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے غلطی کی۔ اتر پردیش کے رولز 4، 5، اور 8 کے مطابق سرکاری ملازمین کے انحصار کرنے والوں کی بھرتی جو ہارنیس رولز 1974 میں مر رہے ہیں، ایک ساتھ پڑھ کر یہ واضح ہوتا ہے کہ قواعد کو دیا جانے والا غالب اثر عمر اور انتخاب کے طریقہ کار کے حوالے سے ہے۔ ضابطے بنانے والی اتھارٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اس طرح کی نرمی کرتے ہوئے بھی ملازمت صرف اس صورت میں دی جانی چاہیے جب اہلیت کی دیگر شرائط کو پورا کیا جائے۔ اس طرح کے منحصر رکن کو اس عہدے کے لیے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کو پورا کرنا چاہیے اور بصورت دیگر وہ سرکاری ملازمت کے لیے اہل بھی ہونا چاہیے۔ انتخاب کے لیے طریقہ کار کے تقاضوں کے حوالے سے یہ فراہم کیا گیا ہے کہ تقرری کرنے والے اتھارٹی کے لیے امیدوار کا انٹرویو کرنا کھلا ہوگا تاکہ وہ خود کو مطمئن کر سکے کہ امیدوار عہدے پر متوقع کام اور کارکردگی کے کم سے کم معیار کو برقرار رکھ سکے گا۔ اس طرح یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جواب دہندہ نمبر 4 کو اپیل کنندہ کے بجائے کلرک کے خالی عہدے پر مقرر کیا جانا چاہیے تھا۔ (400-اے؛ 402-ایف-ایچ؛ 403-اے)

2. اتر پردیش ریکروٹمنٹ آف ڈیپینڈ ینٹ آف گورنمنٹ سرونٹس ڈائیونگ ان ہارنیس رولز، 1974 کا قاعدہ 5 ریاستی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ متوفی سرکاری ملازم کے منحصر افراد کو مناسب ملازمت فراہم کرے۔ یہ متعلقہ بھرتی کے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ معمول کے طریقہ کار میں نرمی میں انحصار کرنے والوں کو مناسب ملازمت دینے پر غور کرتا ہے۔ قاعدہ بنانے والی اتھارٹی نے خاص طور پر ایک التزام کیا کہ کس چیز میں نرمی کی جانی چاہیے اور اس میں کس حد تک نرمی کی جانی چاہیے۔ اگر قاعدہ بنانے والی اتھارٹی کا ارادہ ڈائنگ ان ہارنیس رولز کو بھرتی کے دیگر تمام قواعد وضوابط پر ہر لحاظ سے غالب اثر دینا تھا، تو اس کے لیے قاعدہ 5 میں عام بھرتی کے قواعد میں نرمی اور قاعدہ 8 میں انتخاب کے لیے عمر اور طریقہ کار کے تقاضوں میں نرمی فراہم کرنا غیر ضروری ہوتا۔ (401-ایف؛ 402-بی-ای)

3. ہارنیس رولز میں مرنا آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنایا گیا ہے۔ آرٹیکل 309 مناسب قانون سازوں کو یونین یا ریاست کے امور کے سلسلے میں عوامی خدمات اور عہدوں پر مقرر کردہ افراد کی بھرتی اور سروس کی شرائط کو منظم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس آرٹیکل کی شق صدر کو یونین کے امور سے متعلق خدمات اور عہدوں کی صورت میں اور ریاست کے امور سے متعلق خدمات اور عہدوں کی صورت میں ریاست کے گورنر کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ اس طرح کی خدمات اور عہدوں پر مقرر کردہ افراد کی بھرتی اور خدمت کی شرائط

کو منظّم کرنے کے لیے قواعد بنائے جب تک کہ اس آرٹیکل کے تحت مناسب مقنّنہ کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت اس سلسلے میں التزام نہ کیا جائے۔اس اختیار کے استعمال میں بنائے گئے قواعد کا اثر مناسب مقنّنہ کے ذریعے منظور کیے گئے ایسے کسی بھی ایکٹ توضیعات کے تابع ہوتا ہے۔ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ ریاست اتر پردیش میں یو پی حکومت کی خدمت میں اور اس حکومت کے تحت عہدوں پر مقرر کردہ افراد کی بھرتی اور خدمات کی شرائط کو منظّم کرنے والے دیگر قواعد موجود ہیں، جو یو پی مقنّنہ کے قوانین کے ذریعے یا اس کے تحت بنائے گئے ہیں۔ظاہر ہے، قاعدہ بنانے والی اتھارٹی، ڈائنگ ان ہارنیس رولز بناتے ہوئے، اس طرح کی قانونی توضیعات ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھ سکتی تھی۔(403-بی-ای)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5355۔

1993 کے ایس اے نمبر 878 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 10.12.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی۔کے۔گور اور کے۔کے۔گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے کے۔کے۔راؤ اور رنجن مکھرجی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ناناوتی، جسٹس : اجازت دی جاتی ہے

دونوں فریقوں کی طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

اپیل کنندہ نہرو انٹرمیڈیٹ کالج، جو کہ ایک تسلیم شدہ اور سرکاری امداد یافتہ کالج ہے، میں دفتاری (چوتھی جماعت کا ملازم) کے طور پر ملازم تھا۔انہوں نے اس عہدے پر اس وقت تک کام جاری رکھا جب تک کہ انہیں 11.5.1990 پر کلرک کے طور پر ترقی نہیں مل گئی۔مذکورہ کالج میں سوریا نارائن سریواستو اسسٹنٹ ٹیچر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ان کا انتقال 11.5.1987 پر خدمت کے دوران ہوا۔29.2.1989 پر اس کی بیوہ نے کالج کے پرنسپل سے درخواست کی کہ وہ اپنے بیٹے، مدعا علیہ نمبر 4 کو ہمدردی کی بنیاد پر غیر تدریسی عہدے پر مقرر کرے۔دسمبر 1989 اور فروری 1990 میں ضلع انسپکٹر آف اسکولز، مدعا علیہ نمبر 2 نے بھی کالج کے پرنسپل کو خط لکھ کر مدعا علیہ نمبر 4 کو مناسب ملازمت دینے کو کہا۔30.6.1989 پر ہیڈ کلرک کی سبکدوشی پر ایک کلرک کو اس عہدے پر ترقی دی گئی اور اس وجہ سے کلرک کا ایک عہدہ خالی ہو گیا۔اپریل 1990 میں انتظامیہ نے اپیل کنندہ کو اس عہدے پر ترقی دینے اور مقرر کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہ پروموشنل کوٹے سے تعلق رکھتا تھا۔اس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ایک رام دین، جو

چپراسی کے طور پر کام کر رہا تھا، کو اپیل کنندہ کی جگہ دفتاری کے طور پر ترقی دی جائے اور مدعا علیہ نمبر 4 کو چپراسی کے طور پر مقرر کیا جائے۔ اس کے بعد مجوزہ ترقی اور تقرری کے لیے ضلعی انسپکٹر آف اسکولز سے منظوری طلب کی جاتی ہے۔ یہ 11.5.1990 پر دیا گیا تھا۔ اس کے مطابق اپیل کنندہ کو 11.5.1990 پر کلرک کے طور پر ترقی دی گئی اور مدعا علیہ نمبر 4 کو 12.5.1990 پر چپراسی مقرر کیا گیا۔ جواب دہندہ نمبر 4 نے انتظامیہ کے سامنے نمائندگی کی کہ چونکہ وہ ایک گریجویٹ تھا اور کلرک کے طور پر تقرری کے لیے ضروری قابلیت رکھتا تھا اس لیے اسے کلرک کے طور پر مقرر کیا جانا چاہیے تھا نہ کہ چپراسی کے طور پر، خاص طور پر جب کلرک کا خالی عہدہ دستیاب ہو۔ انتظامیہ نے ان کی نمائندگی قبول نہیں کی۔ لہذا انہوں نے اپیل کنندہ کی کلرک کے طور پر تقرری کو چیلنج کرتے ہوئے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1991 کی دیوانی تفرق عرضی درخواست نمبر 444 دائر کی۔

اس عرضی کو اس عدالت کے فاضل واحد جج نے منظور کیا کیونکہ ان کی رائے تھی کہ اتر پردیش میں ہارنیس رولز، 1974 میں مرنے والے سرکاری ملازمین کے منحصر افراد کی بھرتی کے پیش نظر، مدعا علیہ نمبر 4 29.2.1989 کے بعد فوری ملازمت کا حقدار بن گیا تھا اور اس لیے انتظامیہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ جون 1989 میں کلرک کا عہدہ خالی ہونے کے بعد اپنی تقرری میں تاخیر کرے اور اپیل گزار کو اس 11.5.1990 پر ترقی دے۔ اس لیے انہوں نے اپیل کنندہ کی کلرک اور مدعا علیہ نمبر 4 کی چپراسی کے طور پر ترقی کو کالعدم قرار دے دیا اور انتظامیہ اور حکام کو کلرک 12.5.1990 سے مذکورہ خالی عہدے پر مدعا علیہ نمبر 4 کو مقرر کرنے کی ہدایت کی۔

اس فیصلے کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو چپراسی کے طور پر معزول کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے 1993 کی خصوصی اپیل نمبر 878 کو عدالت عالیہ میں دائر کر کے واحد جج کے فیصلے کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ اتر پردیش سروس کمیشن کے دائرہ کار میں نہ آنے والی آسامیوں کے حوالے سے ڈائنگ ان ہارنیس رولز بھرتی کے دیگر تمام قوانین پر غالب ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ مدعا علیہ نمبر 4 کی تعلیمی قابلیت اور کلرک مدعا علیہ نمبر 4 کی واضح خالی پوزیشن کی دستیابی کے پیش نظر کلرک کے طور پر مقرر کیا جانا چاہیے تھا نہ کہ چپراسی کے طور پر۔ اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ، جو چوتھے درجے کا ملازم تھا، کو مدعا علیہ نمبر 4 کے دعوے کو نظر انداز کرتے ہوئے کلرک کے طور پر ترقی نہیں دی جانی چاہیے تھی۔ اس لیے اس نے واحد جج کے فیصلے کو برقرار رکھا اور اپیل کو مسترد کر دیا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل دلیل یہ تھی کہ کلرک کا عہدہ، جو جون 1989 کے بعد خالی ہو گیا تھا،

پروموشنل کوٹے کا تھااوراس لیے یہ مدعاعلیہ نمبر 4 سمیت کسی بیرونی شخص کے لیے دستیاب نہیں تھا۔اور،اس لیے،عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی اس عہدے پر ترقی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اور کالج انتظامیہ اور حکام کو اس عہدے پر مدعاعلیہ نمبر 4 کا تقرر کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے ایک سنگین غلطی کی۔دوسری طرف، مدعا علیہ نمبر 4 کے فاضل وکیل نے جو دعوی کیا وہ یہ تھا کہ ڈائنگ ان ہارنیس رولزان عہدوں پر بھرتی سے متعلق دیگر تمام توضیعات غالب ہے جو یو پی پبلک سروس کمیشن کے دائرہ کار میں نہیں آتے ہیں اوراس لیے، چاہے کلرک کا عہدہ جو خالی ہو گیا تھا پروموشنل کوٹے سے تعلق رکھتا ہو، یہ کالج انتظامیہ اور حکام کا قانونی فرض تھا کہ وہ اس عہدے پر مدعاعلیہ نمبر 4 کا تقرر کرے۔

ہارنیس رولز،1974 میں مرنے والے سرکاری ملازمین کے منحصرافراد کی اتر پردیش بھرتی بھارت کا آئین کے آرٹیکل 309 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے تیار کی گئی ہے۔مذکورہ قواعد کا قاعدہ 3 ان قواعد کو ریاست اتر پردیش کے امور کے سلسلے میں عوامی خدمات اور عہدوں پر متوفی سرکاری ملازمین کے انحصار کرنے والوں کی بھرتی پر لاگو کرتا ہے،سوائے ان خدمات اور عہدوں کے جو اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے دائرہ کار میں ہیں۔قاعدہ 4، جس پر مدعاعلیہ نمبر 4 کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے بھاری انحصار کیا گیا ہے،ان قواعد کو یہ فراہم کرتے ہوئے ایک غالب اثر دیتا ہے کہ ان قواعد کے آغاز پر نافذ کسی بھی قواعد،ضوابط یا احکامات میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود ان کا اثر پڑے گا۔یہ دلیل دی گئی کہ جہاں تک عوامی خدمات اور عہدوں پر اس طرح کے انحصار کرنے والوں کی بھرتی کا تعلق ہے، ڈائیونگ ان ہارنیس رولز بھرتی کے دیگر تمام قوانین کو ختم کرتے ہیں اور اس کا لازمی طور پر یہ مطلب ہوگا کہ اگر ان قواعد کے تحت ترقی اور براہ راست بھرتی کے لیے کوٹہ طے کیا جاتا ہے، تو انہیں راستہ دینا ہوگا اور متوفی سرکاری ملازم کے انحصار کرنے والوں کو پہلی دستیاب خالی جگہ پر جگہ دینی ہوگی،اس سے قطع نظر کہ اسے ترقی کے ذریعے بھرنا ہے یا براہ راست بھرتی کے ذریعے۔

مجموعی طور پر قواعد کو پڑھنے پر، ہمیں نہیں لگتا کہ مذکورہ قواعد کے اصول 4 کا یہ اثر ہے۔قواعد 4، 5 اور 8 درج ذیل ہیں:

.4"ان اصولوں کا غالب اثر – یہ اصول اور کوئی بھی حکم۔اس کے تحت جاری کیا گیا، ان قواعد کے آغاز پر نافذ کسی بھی قواعد،ضوابط یا احکامات میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود اثر انداز ہوگا۔

.5 متوفی کے خاندان کے کسی فرد کی بھرتی – اگر ان قواعد کے آغاز کے بعد کسی سرکاری ملازم کی ملازمت کے دوران موت ہو جاتی ہے، تو اس کے خاندان کا ایک فرد جو پہلے سے ہی مرکزی حکومت یا ریاستی

حکومت یا مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی ملکیت یا زیر انتظام کارپوریشن کے تحت ملازم نہیں ہے، اس مقصد کے لیے درخواست دینے پر، سرکاری ملازمت میں مناسب ملازمت دی جائے گی جو عام بھرتی کے قواعد میں نرمی کرتے ہوئے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے دائرہ کار میں نہیں ہے، بشرطیکہ ایسا رکن اس عہدے کے لیے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کو پورا کرتا ہے اور بصورت دیگر سرکاری ملازمت کے لیے بھی اہل ہو۔ اس طرح کی ملازمت بغیر کسی تاخیر کے اور جہاں تک ممکن ہو اسی محکمے میں دی جانی چاہیے جس میں متوفی سرکاری ملازم اپنی موت سے پہلے ملازم تھا۔

.8 عمر اور دیگر تقاضوں میں نرمی (1) ان قواعد کے تحت تقرری کے خواہاں امیدوار کی تقرری کے وقت عمر 18 سال سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

(2) انتخاب کے لیے طریقہ کار کی ضروریات، جیسے کہ تحریری امتحان یا سلیکشن کمیٹی یا کسی اور اتھارٹی کے ذریعے انٹرویو، کو ختم کر دیا جائے گا، لیکن یہ تقرری کرنے والے اتھارٹی کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ امیدوار کا انٹرویو کرے تاکہ وہ خود کو مطمئن کر سکے کہ امیدوار عہدے پر متوقع کام اور کارکردگی کے کم سے کم معیار کو برقرار رکھنے کے قابل ہوگا۔

(3) ان قواعد کے تحت تقرری صرف موجودہ خالی جگہ کے خلاف کی جائے گی۔

قاعدہ 5 ریاستی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ متوفی سرکاری ملازم کے انحصار کرنے والے کو ریاستی حکومت کی خدمت میں یا کسی ایسے عہدے پر مناسب ملازمت دے جو ریاستی پبلک سروس کمیشن کے دائرہ کار میں نہ ہو بشرطیکہ وہ پہلے سے ہی مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی ملکیت والی کارپوریشن کے تحت ملازم نہ ہو۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ اس طرح کی ملازمت عام بھرتی کے قواعد میں نرمی کے ساتھ دی جانی چاہیے، بشرطیکہ ایسا رکن اس عہدے کے لیے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کو پورا کرتا ہو اور دوسری صورت میں سرکاری ملازمت کے لیے بھی اہل ہو۔ اس طرح کی ملازمت بغیر کسی تاخیر کے دی جانی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ یہ شق قواعد کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ , متوفی سرکاری ملازم کے خاندان کو اس وقت فوری مدد فراہم کرنا جب وہ اس کی موت کے نتیجے میں مشکل مالی صورتحال میں پڑ جائے۔ اگر متوفی سرکاری ملازم کے منحصر شخص کو بھرتی کے عام قواعد کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے اسے پر کرنے اور دوسروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے خالی ہونے تک انتظار کرایا جائے تو اصول کا مقصد بے معنی ہو جائے گا۔ لہٰذا، اس طرح کی تقرری متعلقہ بھرتی کے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ معمول کے طریقہ کار میں نرمی کے ساتھ کی جانی چاہیے۔ اس وجہ سے قاعدہ 5 متعلقہ بھرتی کے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ

معمول کے طریقہ کار میں نرمی کرتے ہوئے ایسے انحصار کرنے والوں کو مناسب ملازمت دینے پر غور کرتا ہے اور یہ تب واضح ہو جاتا ہے جب ہم اس اصول کو قاعدہ 8 کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ قاعدہ بنانے والا اختیار عام طور پر قاعدہ 4 میں یہ فراہم کرنے کے بعد کہ استعمال کے قواعد میں موت اور اس کے تحت جاری کردہ کوئی بھی حکم قواعد کے آغاز پر نافذ کسی بھی قواعد، ضوابط یا احکامات میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود اثر انداز ہوگا، اس کے بعد قواعد 5 اور 8 میں خاص طور پر یہ فراہم کیا گیا ہے کہ کس چیز میں نرمی کی جائے اور اس میں کس حد تک نرمی کی جائے۔ اگر قاعدہ بنانے والی اتھارٹی کا ارادہ ڈائنگ ان ہارنیس رولز کو ہر لحاظ سے بھرتی کے دیگر تمام قواعد وضوابط پر غالب اثر دینا تھا، تو اس کے لیے قاعدہ 5 میں عام بھرتی کے قواعد میں نرمی اور قاعدہ 8 میں انتخاب کے لیے عمر اور طریقہ کار کے تقاضوں میں نرمی فراہم کرنا غیر ضروری ہوتا۔ قاعدہ 8 کا ذیلی قاعدہ (1) مذکورہ قواعد کے تحت تقرری کے خواہاں امیدوار کی عمر کے معاملے میں نرمی کرتا ہے۔ ذیلی قاعدہ (2) انتخاب کے تقاضوں جیسے تحریری امتحان یا سلیکشن کمیٹی یا کسی اور اتھارٹی کے ذریعے انٹرویو کو ختم کرتا ہے۔ قاعدہ 5 نرمی کی بات کرتا ہے اور قاعدہ 8 اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مذکورہ قوانین میں کس حد تک نرمی پر غور کیا گیا ہے۔ اس طرح اگر قواعد 4، 5 اور 8 کو ایک ساتھ پڑھا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مذکورہ قواعد کو جو غالب اثر دیا گیا ہے وہ عمر اور اس عہدے پر تقرری کے انتخاب کے طریقہ کار کے حوالے سے ہے جس کے لیے منحصر درخواست دیتا ہے۔ ضابطے بنانے والی اتھارٹی نے اس طرح کی نرمی کرتے ہوئے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ ملازمت صرف اس صورت میں دی جانی چاہیے جب اہلیت کی دیگر شرائط کو پورا کیا جائے۔ اس طرح کے منحصر رکن کو اس عہدے کے لیے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کو پورا کرنا چاہیے اور بصورت دیگر سرکاری ملازمت کے لیے بھی اہل ہونا چاہیے۔ انتخاب کے لیے طریقہ کار کی ضروریات کو پورا کرتے وقت یہ فراہم کیا جاتا ہے کہ تقرری کرنے والے اتھارٹی کے لیے امیدوار کا انٹرویو کرنا کھلا ہوگا تاکہ وہ خود کو مطمئن کر سکے کہ امیدوار عہدے پر متوقع کام اور کارکردگی کے کم سے کم معیار کو برقرار رکھ سکے گا۔ اگر قواعد کو اس طریقے سے سمجھا جاتا ہے، اور اسی طرح ہم جواب دہندگان کی جانب سے یہ دلیل اٹھاتے ہیں کہ اس حقیقت کے باوجود کہ کلرک کا عہدہ جو خالی ہو گیا تھا، پروموشنل کوٹے سے تعلق رکھتا تھا، جواب دہندہ نمبر 4 کو اس عہدے پر مقرر کیا جانا چاہیے تھا، نہ کہ اپیل کنندہ کو، اسے مسترد کرنا ہوگا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ڈائنگ ان ہارنیس رولز آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے ہیں۔ آرٹیکل 309 مناسب قانون سازوں کو یونین یا ریاست کے امور کے سلسلے میں عوامی خدمات اور عہدوں پر مقرر کردہ افراد کی بھرتی اور سروس کی شرائط کو منظم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس آرٹیکل کی شق صدر کو

یونین کے امور سے متعلق خدمات اور عہدوں کی صورت میں اور ریاست کے امور سے متعلق خدمات اور عہدوں کی صورت میں ریاست کے گورنر کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ایسی خدمات اور عہدوں پر افراد کی بھرتی اور خدمات کی شرائط کو منظّم کرنے کے لیے قواعد بنائے جب تک کہ اس آرٹیکل کے تحت مناسب مقنّنہ کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت اس سلسلے میں التزام نہ کیا جائے۔ ان اختیارات کے استعمال میں بنائے گئے قواعد کا اثر مناسب مقنّنہ کے ذریعے منظور کیے گئے اس طرح کے کسی بھی ایکٹ توضیعات کے تابع ہوتا ہے۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ ریاست اتر پردیش میں یو پی حکومت کی خدمت میں اور اس حکومت کے تحت عہدوں پر مقرر کردہ افراد کی بھرتی اور خدمت کی حالت کو منظّم کرنے والے دیگر قواعد موجود ہیں، جو یو پی مقنّنہ کے قوانین کے ذریعے یا اس کے تحت بنائے گئے ہیں۔ ظاہر ہے، قاعدہ بنانے والی اتھارٹی، ڈائنگ ان ہارنیس رولز بناتے ہوئے، اس طرح کی قانونی توضیعات ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھ سکتی تھی۔ اس وجہ سے بھی ہم مدعا علیہ کے تجویز کردہ انداز میں ڈائنگ ان ہارنیس رولز کے اصول 4 کی تشریح نہیں کر سکتے۔

اوپر بیان کردہ وجہ سے ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا اس کے برعکس نظریہ غلط ہے۔ لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، 1993 کی خصوصی اپیل نمبر 878 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 10.12.1993 کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور مدعا علیہ نمبر 4 کی طرف سے دائر 1991 کی سول متفرق تحریری درخواست نمبر 444 کو مسترد کرتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایس۔ وی۔ کے۔ ائی

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this document